صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 05 دسمبر 2022ء بمطابق 10 جمادی الاوّل 1444 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر پچیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔

وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ وَكَفٰی بِاللّٰهِ وَكِيۡلًا ○ اِنۡ يَّشَاۡ يُذۡهِبۡكُمۡ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاۡتِ بِاٰخَرِيۡنَ ؕ
وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰی ذٰلِكَ قَدِيۡرًا ○ مَنۡ كَانَ يُرِيۡدُ ثَوَابَ الدُّنۡيَا فَعِنۡدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ ؕ ○ وَكَانَ اللّٰهُ
سَمِيۡعًاۢ بَصِيۡرًا ○ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُوۡنُوۡا قَوّٰمِيۡنَ بِالۡقِسۡطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوۡ عَلٰۤی اَنۡفُسِكُمۡ اَوِ الۡوَالِدَيۡنِ
وَالۡاَقۡرَبِيۡنَ ○ اِنۡ يَّكُنۡ غَنِيًّا اَوۡ فَقِيۡرًا فَاللّٰهُ اَوۡلٰی بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الۡهَوٰۤی اَنۡ تَعۡدِلُوۡا ۚ ○ وَاِنۡ تَلۡوٗۤا اَوۡ تُعۡرِضُوۡا
فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرًا۔

(ترجمہ): ہاں اللہ ہی مالک ہے ان سب چیزوں کا جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں، اور کارسازی کے لئے بس وہی کافی ہے۔ اگر وہ چاہے تو تم لوگوں کو ہٹا کر تمہاری جگہ دوسروں کو لے آئے، اور وہ اس کی پوری قدرت رکھتا ہے۔ جو شخص محض ثواب دنیا کا طالب ہو اُسے معلوم ہونا چاہئیے کہ اللہ کے پاس ثواب دنیا بھی ہے اور ثواب آخرت بھی، اور اللہ سمیع و بصیر ہے۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، انصاف کے علمبردار اور خدا واسطے کے گواہ بنو، اگرچہ تمہارے انصاف اور تمہاری گواہی کی زد خود تمہاری اپنی ذات پر یا تمہارے والدین اور رشتہ داروں پر ہی کیوں نہ پڑتی ہو فریق معاملہ خواہ مالدار ہو یا غریب، اللہ تم سے زیادہ اُن کا خیر خواہ ہے، لہٰذا اپنی خواہش نفس کی پیروی میں عدل سے باز نہ رہو اور اگر تم نے لگی لپٹی بات کہی یا سچائی سے پہلو بچایا تو جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کو اس کی خبر ہے۔

جناب سپیکر: سب سے پہلے میں UET پشاور کے ہزارے سے تعلق رکھنے والے تمام سٹوڈنٹس کو ایوان کے اندر خوش آمدید کہتا ہوں، یہ آج ہمارے اجلاس کو دیکھنے کے لئے تشریف لائے ہیں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی نگہت بی بی، پھر آپ کر لیں اس کے بعد۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ویسے ٹائم تو کوئسچنز آور کا ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہاں، بس دو سیکنڈ میں سر، دعا کروانی ہے، وہ تو ہر مسلمان کا فرض ہے۔

Mr. Speaker: Okay, okay.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کل ہم نہیں ہونگے تو ہمارے لئے بھی کوئی دعا کرے گا ناں۔

Mr. Speaker: Okay ji, okay.

رسمی کارروائی

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی، جناب سپیکر صاحب، ہماری پولیس پہ جو دہشت گرد جو حملہ آور ہوتے ہیں اور جس طریقے سے صوبے میں جابجا اور کل بھی تین چار ہمارے پولیس آفیسرز، پولیس کے جو نوجوان ہیں، انہوں نے جام شہادت نوش کیا تین لوگوں نے کل اور اس کے علاوہ ڈی آئی خان میں، اس کے علاوہ باقی جگھوں پہ جتنے بھی ہماری پولیس کے اور دوسرے اداروں کے نوجوانوں نے بڑی بہادری سے اور جان نثاری سے جو جام شہادت نوش کیا، میں ان کی شہادت پہ ان کو سیلوٹ پیش کرتی ہوں اور ان کے اہل خانہ سے تعزیت کا اظہار کرتی ہوں اور جناب سپیکر صاحب، میں یہ سمجھتی ہوں کہ ہماری گورنمنٹ یہاں پہ بھی جو ہمارے ہوم (ڈیپارٹمنٹ) کے ایڈوائزر ہیں، بیٹھے ہوئے ہیں جناب سپیکر صاحب، میں ان سے بھی یہ پوچھنا ضرور چاہونگی کہ آخر ہماری اتنی سیکورٹی کے باوجود، ناکہ بندیوں کے باوجود، ہر چیز کے باوجود یہ ظالم خونخوار درندے کہاں سے آتے ہیں اور کہاں میرے تمام سویلین کو اور میرے جوانوں کو اور پولیس کے جوانوں کو میرے اور اداروں کے جوانوں کو ان کی ماؤں بہنوں سے ان کو الگ کر دیتے ہیں، ان کی بیویوں کو ان سے الگ کر دیتے ہیں، ان کے بچوں سے ان کو الگ کر دیتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، شہادت تو ہر ایک بندے کی ایک خواہش ہے، میری بھی خواہش ہے کہ مجھے شہادت ملے لیکن بات یہ ہے کہ مجھے اپنے ان شہداء کے بارے میں، مجھے ان سویلین کے بارے میں، کیونکہ لاء اینڈ آرڈر کا ایسا مسئلہ بن

چکاہے کہ ہر جگہ پہ Although کہ میرے نوجوان جو پولیس کے جوان ہیں اور جو دوسرے اداروں سے ہیں، تو جناب سپیکر صاحب، اس میں میں سمجھتی ہوں کہ جو سردار حسین بابک صاحب کو جناب سپیکر صاحب، مسلسل دھمکیاں مل رہی ہیں جناب سپیکر صاحب، سردار حسین، اور میں ایڈوائزر صاحب سے یہ درخواست کرتی ہوں کہ پلیزان دھمکیوں کا اثر لیں، ہم نہیں ڈرتے ہیں، ہم موت سے نہیں ڈرتے ہیں لیکن اگر سامنے سے آکر وار کریں گے ناں تو ہم بھی لڑیں گے، ہم بھی لڑیں گے، بابک بھی لڑے گا، میں بھی لڑونگی، میری اسمبلی کا ایک ایک بندہ ان سے مقابلہ کرے گا لیکن یہ بزدلوں کی طرح پیچھے سے آکر وار کرتے ہیں، چھپ کر وار کرتے ہیں، تو میں ان کو بزدل کہتی ہوں، میں ان کو درندے کہتی ہوں اور میں سردار حسین بابک کو جو دھمکیاں ملی ہیں، میں ان کی سخت الفاظ میں مذمت کرتی ہوں اور میں گورنمنٹ سے اپیل کرتی ہوں کہ ہمارے ایک ایک ایم پی اے کی سیکورٹی بڑھائی جائے، بجائے اس کے کہ ہمارے جو لوگ ہیں، منسٹرز ہیں، وہ لے رہے ہیں، پروٹوکول بھی لے رہے، سب کچھ لے رہے ہیں لیکن ہمارے لوگ جو ہیں، جو کہ اپوزیشن میں بیٹھے ہوئے لوگ ہیں، ان کو دھڑا دھڑ دھمکیاں مل رہی ہیں۔ بات یہ ہے کہ یہ دھمکیاں دینے والے سامنے آئیں، میرا بھی مقابلہ کریں، بابک کا بھی مقابلہ کریں، سب کا مقابلہ کریں، ہم نے جانیں اسی ملک پر قربان کرنی ہیں، ہم نے جانیں اسی وفا پہ قربان کرنی ہیں، ہم نے جانیں جو ہیں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: تو اسی KP province کی مٹی پہ دفن ہونا ہے تو اس لئے دھمکیاں دینا بند کریں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: میں سمجھتی ہوں کہ ان لوگوں کے لئے دعا کی جائے، جو شہید ہو چکے ہیں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: کرتے ہیں۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: اور جو ہمارے لوگ ہیں تو ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنی حفظ و امان میں رکھیں۔ تھینک یو، جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: .Okay, thank you very much خوشدل خان صاحب، اسی موضوع پہ آپ نے بات کرنی ہے یا کسی اور پہ، یہی والا؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: میں پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کو کیسچنز آور کے بعد کروں گا۔

جناب سپیکر: اوکے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: اس پر میں کچھ، بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سپیکر صاحب، آپ کا بہت بہت شکریہ، میں نگہت بی بی کا بھی مشکور ہوں، انہوں نے ہاؤس کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرائی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جب بھی صبح ہم اخبار اٹھاتے ہیں، اخبار پڑھتے ہیں تو کہیں بھی جہاں پولیس ہو، اس پر حملے ہوتے ہیں، ان میں شہید ہوتے ہیں، کوئی زخمی ہوتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ جس طرح نگہت بی بی نے فرمایا، سردار حسین بابک اور اس طرح ہمارے فیصل زیب، ان کے گھر پر دو دفعہ حملے ہوئے ہیں، ان لوگوں نے سردار حسین بابک کو ڈائریکٹ دھمکیاں مل رہی ہیں، اس طرح تمام اور ساتھیوں کو مل رہی ہیں، تو یہ حکومت کی غفلت ہے کہ حکومت نے ابھی تک اس کے بارے میں کوئی ٹھوس اقدامات نہیں کئے ہیں نہ ان لوگوں کے ساتھ رابطے کئے ہیں، نہ سردار حسین بابک کے ساتھ رابطہ کیا ہے، نہ فیصل زیب، یہ تو طریقہ نہیں ہے کہ FIR lodge ہو جائے، یہ تو ہمارے ساتھ ایک زیادتی ہے، یہ اس صوبے کے خلاف ایک سازش ہو رہی ہے، چاہیئے یہ کہ صوبائی حکومت یہاں پر ہے، صوبائی حکومت کو چاہیئے کہ توجہ اس پر مبذول کرائے نہ کہ اپنی حکومت کو دوام دینے کے لئے، میں یہی مطالبہ کرتا ہوں وزیراعلیٰ صاحب سے، آئی جی پی سے اور تمام سیکورٹی ایجنسیوں سے کہ یہ آپ کی غفلت کی وجہ سے جو کچھ ہو رہا ہے، لہذا آپ اقدامات کرلیں، اگر نہیں کر سکتے تو 2008 سے 2013 تک ہم نے ان کا کھل کر مقابلہ کیا، پھر بھی ہم مقابلے کے لئے تیار ہیں، ہر وقت مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اگر یہ چھپ کر آتے ہیں، ہم چھپکے سے ان کا مقابلہ کریں گے لیکن ایسا اپنے مطلب ہے ان کو نہیں چھوڑیں گے، تھینک یو۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ پختون یار خان، اسی موضوع پہ ہے ناں، اسی بات پہ ہے ناں، جی کریں، پہلے یہ چیز ختم کرلیں پھر اور کر لیتے ہیں، کریں آپ۔

جناب پختون یار خان: ٹھیک ہے سر۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر، شکریہ آپ کا۔ آج میں ایک نہایت اہم موضوع پہ، یہاں پہ ایوان کی توجہ مسئلے کی جانب مبذول کراتا ہوں۔ جناب سپیکر، چند دن پہلے 28 / 27 تاریخ کو نومبر کی، میرے ضلع کے تین افراد جس میں رحمت اللہ ولد میر ممتاز غوری والا، ہارون خان ولد بخت زار سیر وبڈہ خیل، دلدار شاہ ولد محمد رخسار، لوڑے پلی ٹوری کلے میریان، سر، یہ تین افراد نارتھ وزیرستان میں صرافہ کا کاروبار میر علی میں کر رہے تھے، 28 / 27 تاریخ کی شام کو ان

لوگوں کو کسی نامعلوم لوگوں نے وہاں سے اپنی دکانوں سے اٹھالیااور Next day صبح ان کی لاشیں میر علی بازار سے مل گئیں۔ مختصراً سر، یہ کہ اگر وہاں پہ ہماری Law enforcement agencies بھی کام کر رہی ہیں، ہمارے دوسرے ادارے بھی وہاں پہ کام کر رہے ہیں اور ہماری اتنی زیادہ، وہاں پہ ان کو ہم Facilitate بھی یہاں سے کر رہے ہیں اور ساتھ بھرے بازار سے اگر لوگوں کو اٹھایا جاتا ہے وہاں پہ اور وہاں پہ ان کو قتل کیا جاتا ہے تو سر، یہ کہاں کا انصاف ہوگا؟ تو اس سلسلے میں سر ہماری وہاں پہ بنوں میں لوگوں نے کل پرسوں سے ایک احتجاجی دھرنا بھی شروع کر دیا ہے اور وہ یہ چاہتے ہیں کہ ہم پیکیج وغیرہ کے لئے آپ بات نہیں کریں گے بلکہ ہم صرف اپنے شہداء کے لئے وہاں پہ بات کریں گے، جب تک ہمارے ان لوگوں کو، وہ لوگ جنہوں نے یہ قتل کیا ہوا ہے، ان لوگوں کو جنہوں نے یہ ظلم کیا ہوا ہے اور اس بربریت کا وہاں مظاہرہ کیا ہوا ہے، وہ لوگ کیفر کردار تک نہ پہنچیں، ان کی شناخت معلوم نہ ہو جائے، تب تک ہم یہ دھرنا جاری رکھیں گے۔ سر، دوسری بات یہ تھی کہ دھرنے کے افراد جو کل وہاں پہ بیٹھے تھے، احتجاج کر رہے تھے، ہماری پارٹی کے بھی لوگ وہاں پہ تھے، میں بحیثیت ایم پی اے، حکومتی ایم پی اے اس ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ ان میں سے کچھ لوگوں کو آج، کل رات کو ہماری لوکل ایڈمنسٹریشن نے وہاں سے اٹھوادیا ہے اور گرفتار کر لیا ہے کہ آپ لوگوں نے دھرنا کیوں دیا تھا؟ تو اگر سر، ہم آواز بھی نہ دیں، اپنے شہدا کی لاشیں بھی اٹھاتے رہیں اور سر، ہماری چیخ و پکار بھی کوئی نہ سنے، تو ہم سر کیا کریں گے؟ تو اس سلسلے میں سر میں اس ایوان سے، یہ میرے مشیر صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، وہ اس چیز پہ اپنی لوکل ایڈمنسٹریشن سے بات کریں کہ جن لوگوں کو وہاں سے اٹھوایا گیا ہے یا گرفتار کیا گیا ہے، جن میں عبدالصمد خان وغیرہ شامل ہیں، تو ان کو بھی فی الفور رہا کر دیں، بصورت دیگر میں بذات خود پھر اس دھرنے کو بھی Lead کروں گا اور لوگوں کے ساتھ بھی بیٹھوں گا اور تب تک ہم بیٹھے رہیں گے کہ جب تک ہمیں انصاف نہ مل سکے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو، پختون یار خان۔

<u>جناب پختون یار خان</u>: تو سر، یہی گزارش تھی سر، آپ اس چیز کا سپیشل نوٹس لیں، مجھے منسٹر صاحب اس پہ تھوڑا ساوہ کر دیں اور آج تک لوگ سر Protest پہ بیٹھے ہوئے ہیں اور یہ آج کا نہیں ہے سر، پچھلے بھی ہماری چار خواتین کو وہاں پہ شہید کیا گیا تھا، تو اگر ہم یہی لاشیں اٹھاتے رہیں تو اس سے سر ایک بڑا سانحہ

وہاں پہ بن جائے گا اور خدانخواستہ پھر یہ ذمہ داری ہماری Law enforcement agencies اور لوکل ایڈمنسٹریشن پر ہو گی، بنوں کی اقوام پہ نہیں ہو گی۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: .Thank you very much آپ کا پوائنٹ آگیا، میں آنریبل ممبرز سے یہ گزارش کرتا ہوں، ایک دونام میرے پاس اور بھی ہیں، اگر اسی موضوع پہ بات کرتے ہیں تو کرلیں اور نیا موضوع نہ چھیڑیں تاکہ کوئسچنز آور پہلے کرلیں گے، فاتحہ بھی کریں گے اور پھر اس کے بعد آگے بڑھیں گے۔ سردار حسین بابک صاحب، اس کے بعد آپ کا نمبر ہے، آپ کا بھی نمبر ہے، بابک صاحب کے بعد سردار یوسف صاحب، آپ بولیں، پھر شاہ محمد وزیر صاحب کا نمبر ہے، بس یہ تین ٹوٹل۔

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر صاحب، آپ کو ویلکم بھی کہتے ہیں، ماشاء اللہ آپ قائم مقام گورنر کی حیثیت سے آپ نے جو اپنے آئینی فرائض انجام دیئے، ہم اس پہ آپ کو مبارک باد بھی دیتے ہیں اور یہی توقع رکھتے ہیں کہ یہ آئینی جو ہماری ذمہ داریاں ہیں، احسن طریقے سے اگر ہم اسی طریقے سے نبھائیں تو اس پہ آپ کو مبارکباد بھی دیتے ہیں اور آپ کو دوبارہ اپنی Custodian of the House کی سیٹ پہ ویلکم بھی کہتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر۔۔۔

(عصر کی اذان)

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، زه ستاسو شکریه هم ادا کوم چې په دې دومره اهمه موضوع باندې بیا تاسو کوئسچنز آور لږ لیټ کړو، ظاهره خبره ده دا ډیره اهمه ایشو ده، فیصل زیب زمونږه ایم پی اے دے او دوه پیرې د هغه په کور باندې د شپې Militants راغلل او هغه فائر ئے پرې اوکړو، Attack ئے پرې اوکړو او بیا د هغې نه مخکښې دهمکیانې ملاویږی چې دومره پیسې راوړه او دومره پیسې راوړه او دا دهمکیانې او دا دهمکی آمیز Calls چې دی، د بد قسمتئی نه د پښتنو ځومره چې Opinions leaders دی او ځومره چې شتمند خلق دے یا ځومره چې د آواز خلق دے یا ځومره چې د لیک لوست خلق دے او زمونږ د پختونخوا چې ځومره Cream دی، هغوی ته دا دهمکیانې راځی، زما په حواله باندې خو دا مونږ ته دومره څه نوې خبره نه ښکاری ځکه چې ما باندې مخکښې

هم دري حملې شوی دی او بیا دا واړې چې کوم Threat دے هغه ډیر زیات Specific دے او چونکه د هغوی Contact number وی نه، ګنی زما خواهش دے چې زه هغوی سره ډائریکټ خبره اوکړمه او زه ورته خپله مدعا بیان کړم۔ مونږ سره هم دا فورم وی یا سیاسی خلقو سره هم د جلسې فورم وی یا د پریس کانفرنس فورم وی چې په هغې دې ورته مونږ د هغې خبرې جواب ورکړو او بیا جناب سپیکر، زه ګورم دا، مونږ ټول دا ګورو روزانه بنیاد باندې، هغه ورځ لکی مروت کښې شپږ سپاهیان شهیدان شول، بیا د هغې نه پس مونږه اوکتل شبقدر کښې، بیا د هغې نه پس مونږه اوکتل کاټلنګ کښې، پرون نه هغه بله ورځ په اکوړی کښې دري پولیس سپاهیان چې دی هغه شهیدان شو۔ جناب سپیکر، د پختونخوا د ټولو نه لویه مسئله چې ده هغه بدامنی ده او ما بیا بیا په دې فورم باندې خبره کړې ده چې دا لوئے مشکل چې دے دا یوازې د پی ټی آئی په دور حکومت کښې نه دے ، دا زمونږ په دور حکومت کښې هم وو او دا مشکل چې دے دا د تیرو پینځه شلویښت کالو نه روان دے جناب سپیکر، مونږ چې دې حالاتو ته اوګورو نو بیا مونږ ګورو چې د پولیس هغه مراعات مونږه هغوی ته نه دی ورکړی، مونږه Mobility هغوی ته هغه نه ده ورکړې، مونږ Logistics support هغوی ته هغه نه دے ورکړے ، مونږ د هغوی ټریننګ ځکه چې د هغوی ټریننګ چې دے هغه د عامو حالاتو او دعامو جرائمو د پاره مونږه هغوی ته ټریننګ ورکوؤ، بیا د هغوی Strength ته چې مونږه اوګورو نو هغه تعداد هم کم دے ، هغه هم ضرورت غواړی چې هغې Strength کښې دې اضافه اوشی۔ بیا د ټولو نه اهمه خبره چې دلته که پولیس پوسټس دی یا که پولیس سټیشنز دی، مونږه که اوګورو هغه پولیس سټیشنز ته چې مونږ لاړ شو، هغې کښې واش روم نه وی، هغې کښې کچن نه وی، هغې کښې د هغوی آفسز نه وی، په هغې کښې د هغوی د آرام ځائے نه وی، جناب سپیکر، دا خبره ډیره زیاته واضحه ده او بیا تنقید چې په حکومت کیږی نو د هغې وجه ده په آئینی توګه باندې د حکومت ذمه داری، نو بیا آئین حکومت ته اختیار ورکړے دے ، جناب سپیکر، زه دلته۔۔۔

جناب سپیکر: بابک صاحب، کولیگز اور بھی رہتا ہے، .Windup, please تھوڑا شارٹ کر لیں، مہربانی کریں۔

جناب سردار حسین: کوئسچنز آور جناب سپیکر، یہ سارا سسٹم تو ہم سب چلائیں گے، جب ہم زندہ ہونگے۔

جناب سپیکر: اللہ آپ کو کچھ نہ کریں، آپ بہادر آدمی ہیں، پہلے بھی آپ نے ایسی صورتحال کا مقابلہ کیا ہے۔

جناب سردار حسین: ان شاء اللہ، مجھے چار پانچ منٹ دے دیں، میں زیادہ ٹائم نہیں لوں گا۔

جناب سپیکر: کرلیں، کرلیں۔

جناب سردار حسین: تھینک یو۔ جناب سپیکر، راځئ چې مونږه اوګورو، زه تنقید په دې وخت کښې که په حکومت کوم نو حکومت دې تنقید برائے تنقید نه اخلی، دلته مسئله پیدا شوه، مسئله دا پیدا شوه چې دلته مونږه اورو چې طالبانو سره مذاکرات کیږی، طالبانو سره مذاکرات څوک کوی؟ د صوبائی حکومت یو ترجمان دے چې هغه اسمبلئ ته هم نه شی راتللے او د حکومت ترجمانی نشی کولے په آئینی توګه باندې په قانونی توګه باندې، خو چې د حکومت ترجمان وی، هغه به دے اسمبلئ ته راځی د حکومت ترجمانی به کوئی، خو په پچانوے MPAs کښې یو ترجمان حکمران جماعت ځان له انتخاب اونه کړؤ، او د یو داسے فرد انتخاب ئے اوکړؤ چې هغه اسمبلئ ته نشی راتلے چې مونږ کوم سوالونه پورته کوؤ، چې مونږ له د هغې سوال جواب راکړی جناب سپیکر، دا مسئله یوازې د سردار حسین بابک د سره نه ده او نه دا مسئله یوازې د فیصل زیب د سره مسئله ده او نه یوازې زما ورور چې د بنوں یا د وزیرستان خبره اوکړه، دلته خو د دې خاورې هر بچے سردار حسین بابک دے، دلته خو د دې خاورې هر وګړے چې دے هغه فیصل زیب دے، زمونږه او ستاسو په نظر کښې خو د دې صوبې د هر ورګړی او د هر بشر حیثیت چې دے هغه د سردار حسین بابک دے او مونږ چې وکالت کوؤ نو د دې صوبې د څلورو کروړو عوامو جناب سپیکر، کوؤ۔ مونږه وینو دا چې هغه ترجمان بیا په کهلاؤ توګه دا خبره کوی که د هغه نه میډیا دا تپوس اوکړی چې ته دا مذاکرات کوې نو بیا ته د چا وکالت کوې؟ هغه په کهلاؤ توګه باندې دا خبره کوی چې دا خو زه په ذاتی حیثیت کوم، سوال نن دلته دا دے چې د هغه دا ذاتی حیثیت د کوم ځائے نه راغلے دے؟ جناب سپیکر، دا اسمبلی ده، دا پختونخوا ده، د دې دهشت ګردئ په وجه باندې جناب سپیکر، که مونږه اوګورو سرمایه کاری دلته نه راځی، که لږ ډیر سرمایه

کار دلته موجود وو جناب سپیکر، هغه سرمایه کار د دې دهشت گردو دهمکو په وجه باندې بهر لاړل، مونږ که اوگورو نن پنډئ اسلام آباد او د پنجاب لوئے ښارونه چې دی، په هغې کښې د پښتنو د تعداد اضافه دومره سیوا شوله د دې دهشت گردئ په وجه باندې چې نن جناب سپیکر، هغه ټوله صوبه چې ده هلته بیا د دې صوبې د خلقو تعداد سیوا شو۔ زه دا وئیل غواړم چې آیا دا روانه دهشت گردی ده، آیا دا روانه چې کومه د دهشت گردئ لړئ ده، په دېکښې د دې حکومت واضحه یوه جامع څه پالیسی ده؟ جناب سپیکر، که مونږه اوگورو بیا حکومت په دې خبره باندې خاموشه دے، د حکومت دا خاموشی د صوبې د څلورو کروړو عوامو په زخمونو باندې مالگې دوړوی۔ جناب سپیکر، زه یوازې دا خبره نه کومه چې دا دهمکئ یا دا Threats چې دی دا صرف عوامی نیشنل پارټئ ته ملاویږی، ما خو اوکتل چې زما ورور که د پی ټی آئی دے، په هغه باندې هم حمله کیږی، هغوی ته د بهتو کالونه راځی، هغوی هم په دې تشویش کښې دی، آیا سوال دا دے چې د دې صوبې د اولس د تحفظ د سر او د مال د تحفظ ذمه داری په آئینی توگه باندې دا د ریاست او د حکومت ده او که نه ده؟ که دا ذمه داری د ریاست او د حکومت ده، آیا په دې ذمه دارئ کښې ریاست او حکومت څومره خپله آئینی او قانونی ذمه داری سر ته جناب سپیکر، رسولې ده؟ زمونږ ستاسو نه گزارش دا دے، زمونږ ستاسو نه گزارش دا دے چې پرون په اکوړی کښې درې سپاهیان شهیدان شوی دی، آیا دلته Political will په نظر راځی؟ زه خو هرگز دا خبره نه کوم چې د عوامی نیشنل پارټئ په دور کښې دهشت گردی نه وه، د عوامی نیشنل پارټئ په دور کښې دهشت گردی د ټول وخت نه سیوا وه، سوال دلته دا راپیدا کیږی چې عوامی نیشنل پارټی د یو Political will سره کهلاؤ د عوامو سره جناب سپیکر، دا ولاړه وه۔ نن مونږ وئیل غواړو چې د دهشت گردئ د دې لړئ د ټولونه سیوا اثرات چې دی، د ټولو نه سیوا اثرات چې دی هغه په پختونخوا دی، زه دلته تنقید کول نه غواړمه خو چې زه اوگورمه د اټک نه هغه پله خو نه Target killing شته دے، نه دهشت گردی شته دے، نه چا ته دهمکیانې ملاویږی، نه د چا د مال او سر څه تحفظ مسئله راپیښه ده، دا سوال چې دے دا به د پختونخوا څلور کروړه عوام که د

سردار حسین بابک نه دا توقع کوی نو دا د دې صوبې د 145 ممبرانو نه به دا توقع کوی، جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو، بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: زما مدعا دا ده، مونږ غواړو دا چې نن زما د صوبې چیف ایګزیکټیو ولې خاموشه دے؟ نن تاسو اوګورئ په سوات کښې اولس راوتے دے، نن بونیر کښې اولس راوتے دے، نن وزیرستان خو یرغمال دے، د وزیرستان ممبران بیا بیا دلته پاڅی او د وزیرستان وکالت کوی، نن وزیرستان یرغمال دے، نن ټوله پختونخوا یرغمال ده، نن ټوله پختونخوا د دهشت ګردو په وجه جناب سپیکر، ډیر د ټینشن په وخت کښې ژوندون کوی، لهذا پکار ده چې حکومت دې خپله پالیسی واضحه کړی، د هغې وجه ده، د هغې جناب سپیکر، وجه ده، که لږه ډیره سرمایه وه جناب سپیکر، هغه خو لاړه، بهر لاړه، هغه خلق د یرې لاړل، د خپلو بچو د ژوند په وجه باندې د دې خاورې نه بهر لاړل۔

Mr. Speaker: Thank you, Babak Sahib, please windup.

جناب سردار حسین: زمونږ به دا خواست وی، هسې هم دا حکومت غواړی چې مونږه دا اسمبلئ ماتوؤ، ظاهره خبره ده دا آئینی اختیار دے، دهغوی وزیر اعلیٰ له، وزیر اعلیٰ له آئین اختیار ورکړے دے، په اتلسم آئینی ترمیم کښې، په اتلسم آئینی ترمیم کښې وزیر اعلیٰ سره اختیار دے چې اسمبلی ماته کړی خو د اسمبلئ د ماتولو نه مخکښې پکار دے چې څلورو کرورو عواموته جواب ملاؤ شی چې د دې عدم تحفظ په صورتحال کښې حکومت کوم ځائے ولاړ دے، حکومت کوم کردار ادا کوی، حکومت دچا په صف کښې ولاړ دے؟ دا داسې سوالونه دی۔

جناب سپیکر: چلیں یہ گورنمنٹ سے جواب لے لیتے ہیں، گورنمنٹ سے جواب لے لیتے ہیں، ابھی آگے چلتے ہیں، نماز کا بھی ٹائم ہے تو سردار یوسف صاحب۔

جناب سردار حسین: Okay, okay, میں آپ کو، میں آپ سے مخاطب ہوں، میں آخری طور پہ جناب سپیکر، چونکہ یہ آخری سوال ہے، ہمیشہ آپ لوگ اپوزیشن کو، بالکل اب یہ ایک سال باقی ہے یا عمران خان صاحب نے ویسے بھی اعلان کیا ہے کہ میں اسمبلی توڑ رہا ہوں، میں نہیں سمجھتا ہوں کہ اسمبلی توڑنی چاہئیے یا نہیں توڑنی چاہئیے؟ وہ اس کو اختیار ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، یہ الگ موضوع ہے، پہلی بات الگ موضوع تھی، وہ دہشت گردی کے بارے میں بات ہو رہی تھی، بعد میں آپ پوائنٹ آف آرڈر پہ لے لیں بات، ابھی تو ہم نے ان شہداء کے لئے دعا بھی نہیں کی، جو پولیس کے لوگ، سردار یوسف صاحب۔

جناب سردار حسین: چلو اللہ خیر کرے گا ان شاء اللہ، اللہ خیر کرے گا ان شاء اللہ، چلو۔

سردار محمد یوسف زمان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، بڑی عجیب سی بات سنی ہے، بلکہ مجھے تو خیر پہلے پتہ بھی نہیں تھا لیکن جس طرح حکومتیں ہوتی ہیں، ان کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ ہر شہری کی جان مال عزت کی حفاظت کرنا اور اسی لئے حکومت بنتی بھی ہے اور اس کے لئے ایک سسٹم، جمہوری سسٹم ہے، الیکشنز ہوتے ہیں، ہم لوگ آتے ہیں لیکن آج اگر اس صوبے میں اس اسمبلی کے ایک ممبر کو دن دیہاڑے اگر Threat کیا جاتا ہے، دھمکیاں دی جاتی ہیں اور اس کو قتل کی دھمکیاں دی جاتی ہیں تو پھر باقی جتنے بھی شہری ہیں، وہ کس طرح اپنا تحفظ محفوظ سمجھ سکتے ہیں کہ وہ ان کو تحفظ مل سکتا ہے؟ تاہم یہ حکومت کی خاموشی اور اتنی بڑی واضح اکثریت ہے Two third majority والی حکومت ہے، مجھے تو افسوس سے کہنا پڑتا ہے اور دس سال سے یہ لگاتار اس صوبے میں حکومت کر رہے ہیں اور لاء اینڈ آرڈر کی یہ پوزیشن ہے، جگہ جگہ قتل بھی ہو رہے ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: Minister for Interior! آپ نے تھوڑا جواب دینا ہے اس پہ۔

سردار محمد یوسف زمان: اور چوریاں اور ڈاکے بھی ہو رہے ہیں، چوری اور ڈاکے بھی ہو رہے ہیں اور قتل بھی ہو رہے ہیں اور دھمکیاں بھی دی جا رہی ہیں۔ اب پہلے ہی جس طرح کہ سردار حسین بابک صاحب نے کہا، ایک معزز ممبر ہے اس اسمبلی کا، باقی بھی سارے ایک سو پینتالیس (145) ممبرز جو عوام کے نمائندے ہیں، ہم تو عوام کے تحفظ کے لئے یہاں آئے کہ ان کو سکون ملے، ان کو انصاف بھی ملے، ان کو امن بھی ملے اور ان کی حفاظت بھی کی جائے لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج ایک اسمبلی کے ممبر کو تحفظ نہیں ہے اور ان کو دھمکیاں دی جا رہی ہیں تو باقی لوگ کیا محسوس کریں گے؟ یہ ایک بہت بڑا لمحہ فکریہ ہے اس حکومت کے لئے، خاص طور پر خیبر پختونخوا کی حکومت کے لئے جو بڑے دعوے کرتی رہی ہے اور انہوں نے جتنے بھی دس سال سے جو بھی دعوے کئے ہیں، ہم بھی سنتے رہے ہیں پچھلے کئی سالوں سے، ہم آئے، یہ تو اور بات ہے کہ ہم کیا محسوس کرتے ہیں، یہاں پر آکر کہ ہم عوامی نمائندے ہیں یا اس اسمبلی میں جو بات کرتے ہیں، اس پر کتنا عمل ہوتا ہے یا نہیں ہوتا، وہ کس وجہ سے نہیں ہوتا؟ کہ یہ آگے جو حکومت ہے وہ کسی کی

عزت کا خیال ہی نہیں کرتی، جو ہمارے ٹریژری بنچز پر بیٹھے ہوئے جو ممبران صاحبان ہیں، آپ ان سے اپنی جگہ پوچھیں، ہر ممبر پریشان ہے اور ان کی سب سے بڑی وجہ ہے کہ ایک ممبر کو اگر اپنی حکومت عزت ہی نہیں دیتی تو اس کا کیا فائدہ کہ وہ عوام کا نمائندہ بنے یا کہلائے؟ تو یہ اس وقت ان کی ایک ذمہ داری بھی بنتی ہے، اس مسئلے پر اور اس قسم کے کئی مسئلے ہیں، جہاں قتل بھی ہوئے، جہاں گورنمنٹ کے جو ملازمین ہیں ان کو شہید کیا گیا، جہاں اس طرح کی دھمکیاں ہوتی ہیں، اس کے لئے خصوصی اقدامات اٹھائیں اور میں تو کہتا ہوں جناب سپیکر، ممبروں کو دھمکی ہوتی ہے، یہ آپ کی بھی ذمہ داری بنتی ہے، آپ کسٹوڈین ہیں اس ہاؤس کے، آپ اس کے لئے کمیٹی بنائیں، اس میں سارے جو ممبرز ہیں اپوزیشن کے، گورنمنٹ پارٹی کے، اس میں شامل کئے جائیں تو اس طرح کے واقعات کا نوٹس لیں تاکہ حکومت بھی اس پر کچھ عمل کر کے دکھائے، تاہم اس وقت جس طریقے سے جو لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال ہے یا اس کے ساتھ یہ معیشت کی صورتحال ہے، اتنی ابتر ہے کہ تاریخ میں واحد، بلکہ اس وقت بھی واحد صوبہ جس نے Default کیا ہے، واحد صوبہ خیبر پختونخوا ہے جو دس سال تک مطلب ہے ایک پارٹی چلا رہی ہے، یہ بھی ایک بڑے سوچنے کی بات ہے، یہ خود ہی سوچیں، اگر ان کو احساس ہے تو خود ہی سوچنا چاہیئے اور اس کے ساتھ باقی جو اپوزیشن کی تو آپ، ہم کیا بات کریں؟ ہمیں تو یعنی اس لئے ـــــ

<u>جناب سپیکر:</u> سردار صاحب، آپ نے بہت بڑی بات کر دی ہے کہ صوبہ Default کر گیا ہے، اللہ نہ کرے کہ ہمارا صوبہ Default کرے۔

<u>سردار محمد یوسف زمان:</u> پچھلے سال جو تھی انہوں نے، پچھلے مہینوں میں نے انہوں نے تنخواہیں نہیں دے سکی تھیں، یہ تو دوسرا ایک ایشو ہے، اس پر بحث کریں گے لیکن اصل بات جو ہے اب ممبران کی بھی عزت کا خیال کیا جائے، کم از کم یہ عوام کے نمائندے ہیں، یہ خود بھی حکومت، کچھ لوگ جو متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کو ہدایت دیتے ہیں کہ وہاں وہ ممبرز جو اپنے حلقوں میں بھی نہ جا سکیں، وہاں جو کسی ڈیپارٹمنٹ کو بھی نہ دیکھ سکیں یا کسی ہاسپیٹل کو بھی وزٹ نہ کر سکیں، کسی سکول میں بھی نہ جا سکیں، پبلک ہیلتھ کی سکیم کو بھی چیک نہ کر سکیں، تو وہ ممبر کس بات کا ہے؟ وہ ایسا تو نہیں ہے کہ کسی کا نوکر ہے، یہ عوام کے نمائندے ہیں، ہم کسی کے ذاتی ملازم نہیں ہیں یا کوئی وزیر اعلیٰ یا کوئی وزیر کہے، یہ ہدایات دیں اور پھر ان پر پابندی لگائی جائے، یہ قطعاً کوئی بھی ماننے کے لئے تیار نہیں ہے۔ میں مجموعی طور پر بات کر رہا ہوں کہ اپوزیشن کی اور گورنمنٹ کی پارٹی کی بات نہیں ہے لیکن اس ہاؤس کے اگر وقار کا خیال کیا جائے تو کسی کو

جرات بھی نہیں ہو سکتی کہ کوئی دھمکی بھی دے سکے، تاہم حکومت کی کمزوری بالکل واضح نظر آرہی ہے اور وہ ناکام ہوئی ہے، جس کی وجہ سے جہاں یہ بات اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ اس اسمبلی کے ممبروں کو بھی دھمکیاں دی جاتی ہیں، فون کالیں کی جاتی ہیں اور اس کے ساتھ نازیبا جو الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں، جس کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Thank you.

سردار محمد یوسف زمان: اس پر خصوصی توجہ دینی چاہیئے حکومت کو اور اس کے لئے جواب دیں معقول جواب دے، یہ نہیں کہ اپوزیشن بات کرتی ہے، ہم اگر اچھی بات کرتے ہیں، اس کی بھی مخالفت کر دیں، بھلے ہماری مخالفت کریں، ہمیں کوئی توقع نہیں ہے ان سے لیکن کم از کم اپنی عزت کا تو خیال رکھیں، اپنی حکومت کا تو خیال رکھیں اور اتنے دس سال ہونے کو ہیں اور ابھی بھی کہتے ہیں جی، بس ہم صرف اقتدار کے لئے، ورنہ دیکھیں استعفوں کی بات بڑی آسان ہے، اسمبلی توڑنے کی بات بڑی آسان ہے، جناب سپیکر، مجھے آپ سے بھی گلہ ہے، آپ اس اسمبلی کے کسٹوڈین ہیں، میں نے آپ کا انٹرویو پرسوں میں نے دیکھا کہ جی عمران خان صاحب ٹھیک ہے، آپ کی پارٹی کے وہ چیئر مین ہیں، وہ اشارہ کریں تو ہم اسمبلی توڑنے کے لئے تیار ہیں، جناب والا۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس میں تو کوئی ذرا بھر شک نہیں ہونا چاہیئے۔

سردار محمد یوسف زمان: جناب والا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کہ میں پہلے تحریک انصاف کا کارکن ہوں اور پھر میں سپیکر ہوں۔

سردار محمد یوسف زمان: جناب، آپ تحریک انصاف کے رکن ہیں لیکن آپ نے حلف اٹھایا ہے اس ہاؤس کا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں ہاؤس کو Run کر رہا ہوں اللہ کے فضل سے، ہاؤس میں Impartial ہوں۔

سردار محمد یوسف زمان: اگر اس ہاؤس میں جو الیکٹڈ لوگ ہیں، ان کے جو آپ اس وقت کسٹوڈین ہیں، اس ہاؤس کی عزت کا خیال رکھیں، آپ نے تو سٹینڈ لینا ہے کہ کوئی غیر آئینی کام نہ ہو، غیر قانونی کام نہ ہو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، کوئی غیر آئینی کام نہیں ہو گا، آئینی طور پر توڑیں گے۔

سردار محمد یوسف زمان: وہ آرہے ہیں، ماشاءاللہ حکومت بھی میرے خیال میں تیار ہو گی، یہ استعفیٰ دیں، ہم کو دھمکیاں کیوں دیتے ہیں، استعفیٰ دیں ناں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے ان سے کہا تھا، یہ بابر سلیم نے غلطی کی ہے، میں نے کہا استعفیٰ دیں، سارے کہتے ہیں ہم استعفیٰ دے کر پچانوے باہر آ جائیں اور ان پینتالیس (45) کو ہم کیوں موقع دے دیں تو یہ حکومت کام نہیں کرے گی۔۔۔۔۔

سردار محمد یوسف زمان: کس نے روکا ہے، کس نے روکا ہے، دیں، بے شک دیں، استعفیٰ دیں، اسمبلیاں نہ توڑیں، استعفیٰ بیشک دیں، یہ اسمبلیاں بھی توڑیں، قانون کے تحت جو بات ہو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ان کی ضد ہے کہ اسمبلی توڑیں گے، اب میں کیا کروں؟

سردار محمد یوسف زمان: بے شک توڑیں لیکن کم از کم کچھ کر کے دکھائیں ناں، یہ دھمکیاں نہ دیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ سردار صاحب، بڑی اچھی تقریر کی آپ نے، ابھی تھوڑا حکومت کو بھی سنتے ہیں ناں۔ فضل حکیم خان، اپوزیشن کی بہت تقریریں ہو گئی ہیں، اب وہ ایک ہی ٹاپک پہ چل رہے ہیں، ہم نے آگے ایجنڈا بھی چلانا ہے، نگہت بی بی نے کہا تھا پولیس کے لئے دعا کرنی ہے، وہ دعا چلتے چلتے یہاں تک پہنچ گئی۔

جناب فضل حکیم خان یوسفزئی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، ډیره مننه شکریه د ټائم راکولو۔ بابک صاحب ناست دے خبرې ئے اوکړې او زمونږه یو ایشو ده چې کله هم تیر شوی د 07-2006 نه واخله تر 09-2008 پورې په سوات باندې ډیر زیات تکلیفونه تیرشوی، بیا په 2010 کښې پرې سیلاب راغے او اوس په 2022 کښې پرې بیا راغے، مونږه پخپله باندې د چا مثال به نه ورکوم، د خپلو سترګو لیدل به وایم، د خپلو غوږونو اوریدل به وایم او په هغې خبرې کښې شک نشته جناب سپیکر صاحب، چې کله به مونږه بازار ته راواوتلو نو د ډیر افسوس خبره دا ده چې د بازار په چوکونو به سرونه کټ شوی وو، لاندې * + + به انسان پروت وو۔ بیا جناب سپیکر، چې جنازې له به څوک لاړل، هلته به دهماکې اوشوې، قبر له به څوک نه شو تلے، یو د ځنګل قانون وو، ډیرې سختې زمونږه آرمی تیرې کړې دی، زمونږه عوامو تیرې کړې دی په دېکښې شک نشته، په کوم ټائم کښې صوبائی حکومت وو نو هغوی ته هم ډیر تکلیفونه رسولی

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

اوس هم زمونږه د پی ټی آئی کوم ممبران چې دی، زه به دا خبره اوکړم، زما ورور دلته ما پسې په سیټ شاته ناست دے، اوس زما په خیال شته دے نه، د هغوی پکښې ورور، وراره، نور کسان شهیدان شو او غریب پخپله هم زخمی وو، الله ورله دوباره ژوند ورکړو۔ زما مقصد د خبرې دا دے چې په مونږه کښې نور هغه توان نشته سپیکر صاحب، هغه زخمونه زمونږ تر اوسه پورې لا دننه پراته دی، زمونږه هغه ماشومان اوس هیله بیله لوئې شول، خلق ورته قیصې کوی چې ستا پلار په دهماکه کښې الوتے وو، ستا ورور په دهماکه کښې الوتے وو، ستا نیکه په دهماکې کښې الوتے وو، هغه عاجزان اوس لاړل ځوک په میټرک کښې وو، تیره کاله اوشو، د پینځه پینځه کالو وو، د درې درې کالو پاتې شوی دی، زه پخپله باندې جناب سپیکر صاحب، زه درته خپل د سختئ داستان اوکړم، مونږه ټولې پارټیانې په جمع راغونډې شوې، په هغه ټائم کښې مونږه په یو چوک کښې جلسه اوکړه او د خپل امن جلسه ئے جلسه اوکړه، د خپل د ژندګئ اوکړه، د هغې نه بعد شپږ اته ورځې سپیکر صاحب، زمونږه مینګوره سهراب خان چوک ورته وائی، په مونږه باندې د شانه اویشتمه روژه وه او ډزې شروع شوې، دوه کسان راسره شهیدان شول، یو د اے این پی سره تعلق ساتو، مختیار خان نوم ئے وو، بل د جمیعت العلماء سره تعلق ساتو، سردار علی نوم ئے وو، زه دوه درې ګولئ اولګیدمه، زما به لا ژوند په دې دنیا کښې وو، زه الله پاک بچ کړم، په اویشتمه روژه د مازیګر مونځ مونږه اوکړو، هغه هسپتال ته چې مونږه لاړو جناب سپیکر صاحب، زه درته د دې خبرې خپله ګواهی کومه د سختې، د تکلیف، چې زه کله آپریشن تهیټر ته لاړمه نو ماله یو کلاس فور علاج کولو، هغه کلاس فور ما په 2013 کښې اوپیژندو چې دا په هسپتال کښې کلاس فور دے، په هغه ټائم کښې ما نه پیژندو چې دا ډاکټر دے که ټیکنیشن دے ځکه چې زما په دې ګسه پښه کښې، په دې پښه کښې ګولئ پورې راپورې تلې وه نو ماته هم هغه Scene یاد شی، دومره غونډې سیل ئے راپسې راواغستلو هغه سپینه کپړه د دې پښې نه ئے راله پورے راپورے اوسته وائیل ئے چې زه ګولے تیرے پورے وتے ده، نو دا سختې مو لیدلی دی جناب سپیکر صاحب، دا تکلیفونه مونږه لیدلی دی، مونږه ایل آر ایچ هسپتال ته چې کله راغلو، په مونږه دهماکه اوشوه په

حاجی بابا کښې، څلور پنځوس کسان (54) کسان په هغې کښې شهیدان شوی وو، څلور دیرش (34) کسان زما د محلې شهیدان شوی وو۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Windup, windup please.

جناب فضل حکیم خان یوسفزئی: جناب سپیکر صاحب، دا زړه مې ژاړی او نن مونږ بیا او هغه خلق راځی په مونږ پسې، په مونږه باندې بیا هم حمله کیدے شی، زما د الله نه امید دے، مونږ چې څومره په دې اسمبلئ کښې ناست یو، دا ټول اولنی مسلمانان دی او بیا پښتانه دی، بیا پښتانه دی، دا ټول مونږه په یو پیج باندې یو، زمونږه صوبې ته زمونږ ضلعې ته چا چې په بد نظر اوکتل، دا ټول به زما سره اتفاق کوئ، په جمع به ترې سترګې اوباسو، (تالیاں) سترګې به ترې اوباسو، د هغې وجه دا ده په هغه ټائم کښې مونږه ولې اوهلې شو؟ مونږه ځکه اوهلې شو چې یو کس به ئے راایسار کړو او ګیر چاپیره به ورته خلق ناست وو هغوی به ورته خاندل۔۔۔۔

Mr. Speaker: Thank you.

جناب فضل حکیم خان یوسفزئی: بیا سبا د هغه خلقو نمبر وو چا چې ورته خاندلی دی، نو نن هغه وخت نشته جناب سپیکر صاحب، مونږه پښتانه په یو پیج یو، پارټی به په خپل ځائې وی، هر سړے به د الیکشن په ټائم کښې خپل منشور کوی خو د دې صوبې د پاره، د دې زمکې د پاره، د دې ضلعې د پاره دا زمونږه ایمان دے او ان شاءالله تعالیٰ چې مرو په غیرت به مرو، مرګ یو ځل دے، دا مونږه څومره چې په اسمبلئ کښې ناست یو، دا د ټول خیبر پختونخوا د جرګې هال دے، دا د دوئ د تقدیر فیصلې کوی، لاس اوچت کړئ او وعده اوکړئ، په هر سړی چې سخته وی مونږ به ټول یو ځائې ولاړ یو، حکومت او اپوزیشن به نه کوؤ۔۔۔۔

Mr. Speaker: Thank you.

جناب فضل حکیم خان یوسفزئی: وعده ده ان شاءالله تعالیٰ چې مونږ ګورو چې دې صوبې ته کوم غداران وی هغه به Crush کوؤ، په دېکښې د ننه د چا نیکه ورته په بد نظر نه شی کتلے۔ ډیره مننه، ډیره مهربانی، السلام علیکم۔

جناب سپیکر: Thank you very much, thank you very much. یہی بات تو فضل حکیم صاحب، یہی بات تو اپوزیشن کر رہی ہے کہ We are insecure اور آپ بھی وہی بات کر رہے

ہیں، حکومت کی طرف سے کوئی یہ بتائے کہ یہ Obnoxious کالیں کون کرتا ہے اور حکومت ان کو روکنے کے کیا اقدامات کرنا چاہتی ہے؟ اگر وہ جو بات وہ کر رہے ہیں وہی آپ بھی کر رہے ہیں تو پھر ایک ہی بات ہو گئی ساری، تو گورنمنٹ سے ہم یہ سننا چاہتے ہیں کہ بھئی اب یہ کرتا ہے کون ہے؟ کیا آپ کے کنٹرول میں نہیں ہے یا ہے یا کیا وجوہات ہیں یا کون لوگ ہیں جو ایسے کام کرتے ہیں؟ پہلے، ایک منٹ بیٹھیں، بابر سلیم صاحب، پہلے شاہ محمد وزیر صاحب بات کر لیں پھر آپ Windup کر لیں، ذرا Short please, Minister for Transport, please.

جناب شاہ محمد خان (وزیر ٹرانسپورٹ): شکریہ جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بعد میں ٹائم دوں گا، یہ پوائنٹ ختم کر لیں، اس پہ بہت بات ہو گئی اختیار ولی صاحب، کوئی اور پوائنٹ آف آرڈر لے کر، اس پہ کر لیں چلیں۔

وزیر ٹرانسپورٹ: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ پختون یار خان نے جو بات کی، میر علی میں جو واقعہ ہوا ہے، بنوں کے تین جوانوں کو بڑی بے دردی سے شہید کیا گیا ہے، اس سے پہلے بنوں کی چار خواتین کو میر علی میں قتل کیا گیا، اس سے پہلے Medical Reps کو قتل کیا گیا، ہمیں یہ پتہ نہیں چلتا ہے کہ یہ کون لوگ ہیں؟ ہمارا پہلا مطالبہ، چونکہ بنوں کے عوام نکلے ہیں، بنوں سراپا احتجاج ہے، ہم بنوں کے عوام کے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اپوزیشن یہی چاہتی ہے ناں کہ بتائیں کہ یہ کون لوگ ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ: یہ اس کے لئے ایک Free, fair, transparent committee بنانی چاہیئے، انکوائری مقرر کرنی چاہیئے کہ وہ یہ بتا ئیں کہ یہ کون لوگ ہیں؟ اور بنوں کے عوام کے ساتھ ہم شامل ہیں اس ہمدردی میں، ہمارے تین بندے دلدار شاہ، رغبت اللہ اور ہارون۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ کون تھا؟

وزیر ٹرانسپورٹ: جناب سپیکر صاحب، اس کے لئے ایک کمیٹی مقرر کرنی چاہیئے، تمام پارلیمانی جو لیڈرز ہیں اور اس کے لئے ایک لائحہ عمل ہونا چاہیئے، اس کے لئے اپوزیشن کو بھی ہم ساتھ لے کر چلیں گے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

وزیر ٹرانسپورٹ: ان شاء اللہ تمام پارلیمانی لیڈرز کو اعتماد میں لیں گے اور ایک مشترکہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نگہت پلیز، جی۔

وزیر ٹرانسپورٹ: ایک مشترکہ قدم اٹھائیں گے، چونکہ یہ صوبے کے مفاد کی بات ہے، یہ کوئی سیاسی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Thank you.

وزیر ٹرانسپورٹ: اور صوبائی حکومت اپنی ذمہ داری سے غافل نہیں ہے۔

جناب سپیکر: یہ ہوئی نا بات۔ بابر سلیم صاحب، آپ سے ہم Comprehensive جواب کی توقع رکھتے ہیں، You are Interior Minister تاکہ اپوزیشن نے جو الزامات لگائے ہیں یا جو بھی کہا ہے، آپ اس کا جواب دیں۔ جی بابر سلیم سواتی صاحب، گورنمنٹ کو آپ نے Defend کرنا ہے، تو بتائیں۔

جناب بابر سلیم سواتی (مشیر داخلہ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر جناب، نگہت اورکزئی صاحبہ، خوشدل خان اور سردار حسین بابک صاحب، ان کی تقریباً ایک بات تھی، بدامنی لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال، جو شہادتیں ہو رہی ہیں، جو لوگوں کو ٹیلی فون کالز آ رہی ہیں، جو دھمکیاں آ رہی ہیں۔ اور جو بات کی پختون یار نے، یہ تھوڑی سی اس سے مختلف ہے، تو اس کو میں علیٰحدہ Tackle کرتا ہوں اور اس بات کا جواب علیٰحدہ دیتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

مشیر داخلہ: جناب سپیکر صاحب، اس وقت ہم دیکھتے ہیں کہ صوبے کے اندر پچھلے دس مہینوں میں میرے سو سے زائد پولیس کے جوانوں کی شہادت ہو چکی ہے، یہ ضرور ہمارا بڑا نقصان ہے مگر یہ اس بات کی غمازی ہے کہ میرے ڈیپارٹمنٹس دن اور رات اپنے عوام کی حفاظت کے لئے اپنی جانیں قربان کر رہے ہیں، اس کا مطلب ہم جاگ رہے ہیں، ہم سوئے ہوئے قطعاً نہیں ہیں، میرے پاس پوری ایک Detailed figures ہیں کہ پچھلے دس ماہ کے دوران کتنے دہشت گرد ہم نے گرفتار کئے ہیں؟ ایک دو چیزیں میں پڑھ لیتا ہوں، باقی اگر معزز ممبران چاہیں تو میں ڈیٹیلز ان کو Provide کر دوں گا۔ پچھلے دس ماہ کے دوران ہم نے پانچ سو چالیس (540) کے قریب دہشت گرد گرفتار کئے ہیں اور ایک سو اکتالیس (141) دہشت گرد اور اشتہاری ملزمان پولیس مقابلوں میں مارے گئے، جن میں بیالیس (42) ایسے دہشت گرد بھی تھے جن کے سروں کے اوپر قیمت مقرر تھی اور اٹھاسی (88) پولیس افسران اور جوانوں نے اور جبکہ ایک سو نو (109) اہلکار ہمارے زخمی ہوئے، یہ بڑی لمبی آگے یہ فہرست ہے جناب سپیکر، اس کی ڈیٹیل میں نہیں جاؤں گا مگر یہ دو چیزیں اس لئے آپ کے سامنے رکھی ہیں کہ آپ کو اندازہ ہو کہ ہمارا ڈیپارٹمنٹ کلیتاً جاگ رہا ہے اور اپنے عوام کی حفاظت کے لئے دن رات وہ کام کر رہا ہے؟ اب یہ جو قصہ ہے ناں جی، یہ

توEarly (19)80s میں شروع ہوا جب جناب ضیاء صاحب مرحوم کے دور میں Afghan war شروع ہوئی، اس وقت جہاد افغانستان تک جیسے Charlie Wilson War کہا گیا اور Charlie Wilson کی اس پہ بڑی فلمیں بھی بنیں اور بڑی کتابیں بھی چھپی ہیں، جب آپ کسی بھی دوسرے ملک کی پالیٹکس کے اندر اور جنگ کے اندر Engage ہو جاتے ہیں تو پھر اس کے اثرات Directly آپ کے اوپر آتے ہیں، آپ نے تقریباً تیس چالیس لاکھ افغان مہاجرین کو اپنے ملک میں پناہ دی اور آپ Directly ان کی War میں Involve ہو گئے۔ وہ وقت کسی کو بھولا نہیں ہو گا، میرے بھائی فضل حکیم خان نے تو صرف چھوٹی سی ان کو دو چار مثالیں دیں ہیں مگر وہ پوری دہشتگردی کی لہر اور وہ معاملات پورے پاکستان نے بھگتے ہیں۔ پھر آپ دیکھتے ہیں کہ اس کے بعد باقی حکومتیں بھی آتی رہیں، ڈرون حملے بھی ہوتے رہے، خودکش حملے بھی ہوتے رہے اور ہمارے اس ایوان کے معزز ممبران بھی ان میں شہید ہوئے جن میں وفاقی، صوبائی وزراء بھی شامل تھے، یہ تمام ادوار ہم نے گزارے ہیں، آپ دیکھتے ہیں کہ پاکستان تحریک انصاف کی جب تک یہ تقریباً یہ ساڑھے تین سال ہماری حکومت تھی وفاقی، تو جناب عمران خان کی اور ان کی گورنمنٹ کی ایسی پالیسی تھی کہ کوئی ایک ڈرون حملہ ہم پہ نہیں ہوا، ہم میں کوئی بدامنی نہیں ہوئی۔۔۔۔

(شور)

Mr. Speaker: Listen, please.

وزیر داخلہ: آپ۔۔۔۔

جناب سپیکر: ڈرون حملے بھی دہشتگردی کی ایک قسم ہے ناں، ڈرون حملہ بھی تو دہشتگردی ہے ناں۔۔۔۔

مشیر داخلہ: جناب سپیکر، میری بہن، آپ مطمئن رہیں، میں بڑے ادب کے ساتھ ساری بات کروں گا۔۔۔۔

ایک آواز: سوال میں جن واقعات کی بات ہے، اس پہ بات کریں۔

مشیر داخلہ: جی، اس کا بھی جواب دوں گا جناب، اس کا بھی جواب دوں گا۔

جناب فضل حکیم خان یوسفزئی:: صبر کریں، صبر، یہ صوبے کا معاملہ ہے، یہ اپوزیشن کا اور حکومت کا معاملہ نہیں ہے، یہ ہم سب کا معاملہ ہے۔

جناب سپیکر: بابر سلیم صاحب، دیکھیں وزیر داخلہ آپ کے اس کا جواب دے رہے ہیں، Please, listen patiently.

مشیر داخلہ: جناب سپیکر، یہ ہمیں تاریخ میں لے کر جا رہے ہیں تو۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بھی تو تاریخ کے بڑے جھرونکوں میں گھومے ہیں، پیچھے تو وہ بھی تھوڑا سا جانے دیں، ان کو۔

مشیر داخلہ: جناب سپیکر، تو یہ ہماری وفاقی حکومت کی خارجہ پالیسی تھی، ہماری وفاقی حکومت کے دور میں افغانستان آزاد ہوا، امریکیوں کی غلامی جو تھی اس سے اس کو نجات ملی اور طالبان حکومت وہاں قائم ہوئی۔ پھر یہ جو Regime Change Operation ہوا، جو بڑا زیر بحث بھی ہے تمام حلقوں میں، اس پہ بات نہیں کرتا، اس کے نتیجے میں آپ کی پالیسی میں Drift آیا، جب آپ کی خارجہ پالیسی میں Drift آتا ہے تو پھر آپ کے صوبے بھی اس سے متاثر ہوتے ہیں، آپ نے مذاکرات کئے وہاں بیٹھ کر، ہم نے مذاکرات نہیں کئے، تو جب ایسی باتیں ہوتی ہیں اور آپ کے انٹرنیشنل بارڈرز پر ہمارے صوبے میں پہلے ایک Buffer (Zone) قائم تھا، پھر جب یہ Newly Merged Districts جو ہمارے ساتھ شامل ہوئے ہیں تو ہماری پولیس کی ذمہ داری اور ہمارے اندر، ہمارے اداروں کی ذمہ داریاں بڑھ گئیں، ہم تو انٹر نیشنل بارڈر تک چلے گئے ہیں، پہلے ہمارے درمیان ایک Buffer (Zone) وہ قائم تھا، یہ میں اس لئے بڑے ٹھنڈے مزاج سے باتیں کر رہا ہوں کہ ہم نے ایک دوسرے کو نیچا نہیں دکھانا ہے، ہم نے چیزوں کو حقیقت کے ساتھ دیکھنا ہے کہ کل کیا صورتحال تھی اور آج کیا صورتحال ہے؟ آج اللہ کا فضل و کرم ہے آج وہ صورتحال نہیں ہے، آپ دیکھتے ہیں کہ سوات میں معاملات ہوئے تو سوات کے لوگ اور حکومت ایک ساتھ اٹھ کر کھڑی ہو گئے تو پھر لوگوں کو سوات چھوڑ کر جانا پڑا، انہیں بھاگنا پڑا، دیر میں ہوا، ہمارا بھائی جناب ملک لیاقت علی یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، سب سے پہلا حملہ ان پہ ہوا جس میں ان کے بچے، بھائی، بھتیجے شہید ہوئے، ہمارے پولیس اہلکار شہید ہوئے، کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم میں سے کوئی بھی اس خیبر پختونخوا کے اندر نہ مرد اور نہ عورت، کوئی نہیں ڈرتا کسی سے، ہم سارے پہلے بھی یکجا تھے آج بھی یکجا ہیں، ہاں جہاں کمیاں کوتاہیاں ہوں گی، آپ اسے Identify کریں گے، ہمارا کام ہے اس کو دور کرنا۔ اب جو پختون یار کی بات تھی، آج صبح بھی میں سپیشل سیکرٹری صاحب سے ملا تھا اسی ضمن میں، پختون یار خان، ان کو میں نے کہہ دیا، ابھی بھی یہاں ہوم سے کوئی بیٹھا ہوا ہے، ہاں سپیشل سیکرٹری صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، سپیشل سیکرٹری ون، میں یہاں سے ان کو ڈائریکشنز دیتا ہوں کہ اس کی فل انکوائری کریں ہوم کے Through اور Within three days اس کی مجھے رپورٹ دیں اور جو ناجائز پرچے کاٹے گئے ہیں، ان کو فی الفور جو لوگوں پہ ہیں، ختم کریں، ہم لوگوں کو سہولت دینے کے لئے ہیں، ہم ان پہ پرچے

کاٹنے کے لئے نہیں ہیں اور جب آپ نے یہاں بات کی ہے پختون یار خان، آپ لوگوں کے نمائندہ ہیں، لوگوں نے آپ کو بھیجا ہے، ہم یہ چاہتے ہیں کہ چوکوں میں بھی وہی بات ہے، آپ ایک نمائندے کی حیثیت سے بات کریں گے تو ان شاء اللہ وتعالیٰ اس پہ پوری طرح عمل اور درآمد ہوگا۔ سردار یوسف صاحب نے کہا کہ کمیٹی بنائیں جی، ہم کمیٹیاں بھی بنالیں گے، اگر ہمارے اداروں کے اندر کوئی کمی ہے، یہ ہماری شہادتیں، ہمارا دہشتگردوں کے ساتھ مقابلہ، جب آپ کسی بھی اس میں جاتے ہیں، آپ کا Porous border ہے، یہ Humanly possible نہیں ہے کہ تیرہ سو کلومیٹر کی، ٹھیک ہے آپ نے باڑھ لگالی ہے، کیا ہماری فوج کے جوان شہید نہیں ہو رہے ہیں، کیا وہ ہماری حفاظت نہیں کر رہے ہیں؟ سب کچھ ہو رہا ہے، یہاں پوائنٹ سکورنگ نہ آپ کریں، نہ ہم کریں گے، یہ آپ کی جانیں بھی ہیں، یہ ہماری جانیں بھی ہیں، ہمارے بچوں کی، ہماری بچیوں کی، ہماری ماؤں اور ہماری بہنوں کی جانیں ہیں، اس سے وابستہ ہیں، ہمارے اس علاقے کا مستقبل اس سے وابستہ ہے، اسی پوائنٹ سکورنگ نے اور ایک دوسرے کے کپڑے اتارنے نے ہمیں یہاں پر لا کے کھڑا کر دیا ہے کہ جو کچھ ہو رہا ہے وفاق میں اور ادھر ادھر، کبھی کیا Videos release ہو رہی ہیں اور کبھی کیا بنا کر Release کر رہے ہیں، یہ ہمارے اس کا فائدہ اٹھاتے ہیں، خدارا اس صوبے کا سوچیں، اس مملکت خداداد پاکستان کا سوچیں، اس کے لوگوں کا سوچیں، جو کوئی اچھی تجویز آپ لائیں گے، ہم ان شاء اللہ ویلکم کریں گے، آپ کے شانہ بشانہ کھڑے ہوں گے، کسی ہمارے ڈیپارٹمنٹ میں کوئی کمی ہوگی، ہم اسے بھی دور کریں گے۔ Thank you very much, Sir.

<u>جناب سپیکر</u>: Thank you very much، ایسا کرتے ہیں کہ کوئسچنز آور کو آج Defer کرتے ہیں کیونکہ بہت زیادہ ٹائم گزر گیا اور کچھ اور ضروری امور ہیں، ان پہ آتے ہیں اور چیزوں پہ آتے ہیں، صرف کوئسچنز آور کو Defer کرتے ہیں۔

<u>جناب پختون یار خان</u>: جناب سپیکر، میں نے جن چیزوں پہ بات کی تھی، وہ تو۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: پختون یار، بہت ٹائم ہوگیا ناں، پلیز، پلیز۔ نہیں سوالاً جواباً بات نہ کریں ناں، پلیز، آپ تشریف رکھیں، آپ پلیز، تشریف رکھیں، اپنی نشست پہ، ابھی میں نے کسی کو ٹائم نہیں دینا، پلیز، میں Accordingly چلونگا بس، ان شہداء کے لئے، پولیس کے شہداء کے لئے کوئی، مفتی صاحب کدھر ہیں؟

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر، میں کرا دیتی ہوں۔

جناب سپیکر: نہ آپ کی دعا نہیں ہوتی، شوکت یوسفزئی صاحب دعا کروائیں جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب مجھے ایک دو منٹ کے لئے بات کرنے دیں تو۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں دیتا ہوں آپ کو، صرف تھوڑی سی لیجسلیشن میں کر لوں، یہ تو Short Introductionہے، یہ کونسیجنز آور میں نےDeferکیا ہے۔

Do you agree? You permit? Okay.

اراکین کی رخصت

Mr. Speaker: Leave Applications: Janab Inayatullah Khan, MPA, for two days; Ms. Asia Khattak Sahiba, for eleven days; Faisal Amin Khan Sahib, for today; Qalandar Lodhi Sahib, for today; Maria Fatima Sahiba, for today; Laiq Muhammad Khan Sahib, for today; Nawabzada Farid Salahuddin Sahib, for today; Sahibzada Sanaullah Sahib, for two days; Janab Iftikhar Mashwani Sahib, for today; Syed Fakhar Jahan, for today; Azizullah Khan Sahib, for today; Muhammad Naeem Khan Tanoli Sahib, for today; Mehmood Ahmad Betani Sahib, for today; Aisha Bibi Sahiba, for today; Obaid ur Rehman Sahib, for today; Arif Ahmadzai Sahib, for today. Is this the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

یہ پچھلا جو سیشن تھا چودہ تاریخ کو، 14/11، اس میں کورم نہ ہونے کی وجہ سے پھر شاید کارروائی نہیں چلی تو اس کی بھیLeave Applicationsہیں۔

Janab Anwar Zeb Khan, for 14th November; Fazal Shakoor Khan, for 14th November; Shahram Khan Tarakai, 14th November; Muhammad Naeem Khan, 14th November; Sardar Aurangzeb Nalotha Sahib, 14th November; Ms. Nadia Sher Sahiba, 14th November-----

(Interruption)

جناب سپیکر: میں 14نومبر کی بات کر رہا ہوں، آج Fourteen ہے؟ آج کیا تاریخ ہے؟ یہ جو پچھلے اجلاس میں آپ نہیں تھے۔

Janab Abdul Karim Khan Sahib, for 14th November; Sardar Yousaf Sahib, for 14th November; Muhammad Riaz Khan, for 14th November; Sardar Ranjeet Singh, for 14th November; Mohibullah

Khan Sahib, for 14th November; Zahir Shah Toru Sahib, for 14th November.

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

خیبر پختونخوا رائٹ ٹو پبلک سروسز (ترمیمی) بل مجریہ 2022 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 8. Introduction of the Khyber Pakhtunkhwa, Right to Public Services (Amendment) Bill, 2022: The Minister for Parliamentary Affairs, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Right to Public Services (Amendment) Bill, 2022, in the House. Shaukat Ali Yousafzai Sahib.

Mr. Shaukat Ali Yousafzai (Minister for Labour and Culture): Thank you, Mr. Speaker Sahib. On behalf of Chief Minister, I introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Right to Public Services (Amendment) Bill, 2022, in the House.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

ریگولرائزیشن آف سروسز آف پراجیکٹ ایمپلائز آف ڈائریکٹوریٹ جنرل لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈیویلپمنٹ (ایکسٹنشن) آف ارسٹ وائل فیڈرلی ایڈمنسٹرڈ ٹرائبل ایریا بل 2022 کا ایوان میں پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 9: The Minister for Agriculture, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Regularization of Services of Project Employees of the Directorate General Livestock and Dairy Development (Extension) of Erstwhile Federally Administered Tribal Areas Bill, 2022, in the House. Shaukat Yousafzai Sahib.

Minister for Labour & Culture): On behalf of the honourable Minister for Agriculture Livestock Fisheries and Cooperation, I introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Regularization of Services of Project Employees of the Directorate General Livestock and Dairy Development (Extension) of Erstwhile Federally Administered Tribal Areas Bill, 2022, in the House.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

مسودہ قانون خیبر پختونخوا بابت وزراء (تنخواہیں، مراعات واستحقاقات) (دوسری ترمیم) مجریہ 2022 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 10: The Minister for Parliamentary Affairs, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Second Amendment) Bill, 2022, in the House.

Minister for Labour: Janab Speaker, on behalf of the honourable Chief Minister, I introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Second Amendment) Bill, 2022, in the House.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

یہ Ten number تھا، ابھی آگے ہم Eleven number-----

Voices: NRO, NRO.

جناب سپیکر: کس بات کا این آر او؟

(شور اور NRO کی آوازیں)

آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی خیبر پختونخوا آڈٹ رپورٹ برائے سال 22-2021 آن اکاؤنٹس آف کلائمنٹ چینج، انوائرنمنٹ اینڈ ڈیزاسٹر مینجمنٹ آرگنائزیشن آف گورنمنٹ خیبر پختونخوا کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Items No. 11 and 12-----

(Pandemonium)

Mr. Speaker: 11 and 12: Items No. 11 and 12 may be deferred, as requested by the honourable Minister, hence, the items No. 11 and 12 are deferred on the request of the concerned Minister. Item No. 13: Honourable Minister for Finance, to please lay report of the Auditor General of Pakistan on account of Climate Change, Environment and Disaster Management Organization of Government of Khyber Pakhtunkhwa for the audit year 2021-22, in the House.

Mr. Shaukat Ali Yousafzai (Minister for Labour): Mr. Speaker Sahib, I, on behalf of the Finance Minister, hereby lay the report of the Auditor General of Pakistan on account of Climate Change, Environment and Disaster Management Organization of the

Government of Khyber Pakhtunkhwa for the audit year 2021-22, in the House.

Mr. Speaker: It stands laid.

آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی خیبر پختونخوا آڈٹ رپورٹ برائے سال 2021-22 آن اکاؤنٹس آف کلائمنٹ چینج، انوائرنمنٹ اینڈ ڈیزاسٹر مینجمنٹ آرگنائزیشن آف گورنمنٹ خیبر پختونخوا کا کمیٹی کے سپرد کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 14: Honourable Minister for Finance, to please move the report of the Auditor General of Pakistan on account of Climate Change, Environment and Disaster Management Organization of the Government of Khyber Pakhtunkhwa for the audit year 2021-22 may be referred to the Public Accounts Committee.

Minister for Labour: Mr. Speaker Sir, I, on behalf of the Finance Minister, intend to move that the report of the Auditor General of Pakistan on account of Climate Change, Environment and Disaster Management Organization of the Government of Khyber Pakhtunkhwa for the audit year 2021-22, as laid in the House, may be referred to the Public Accounts Committee for examination.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the report of Auditor General of Pakistan on account of Climate Change, Environment and Disaster Management Organization of the Government of Khyber Pakhtunkhwa for the audit year 2021-22 may be referred to the Public Accounts Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

ذرا اونچا بولتے جائیں، یہ تو آپ ہی اونچا بولیں گے 'Yes' کہ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی میں جائے۔

And those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. The report is referred to the Public Accounts Committee. 'Privilege Motion': Item No. 5 may be deferred, as requested by the concerned MPA.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، میرا ایک کال اٹنشن بھی ہے۔

جناب سپیکر: ایک منٹ دیتے ہیں، تھوڑا سا یہ مجھے کام ختم کرنے دیں، ایڈ جرنمنٹ موشنز، اچھا آگیا، اس سے پہلے آپ بات کر لیں، پھر ایڈ جرنمنٹ موشنز پہ آ جاتے ہیں، میر کلام آئے ہوئے ہیں، میر کلام نہیں آئے ہوئے۔

Adjournment Motion, Ms. Maliha Ali Asghar Khan, MPA, to please move her adjournment motion No. 457, in the House. On behalf of کوئی کرے گا یا نہیں؟ جی۔

Ms. Sajida Haneef: Point of order.

جناب سپیکر: جی، ساجدہ حنیف صاحبہ۔

Ms. Sajida Haneef: Point of order.

جناب سپیکر: وہ دیتے ہیں پوائنٹ آف آرڈر، پہلے تھوڑا سا کام کر لیں۔

محترمہ ساجدہ حنیف: مائیک On، مائیک On کر دیں، .Okay, thank you میں معذرت کے ساتھ اپنے جے یو آئی کے جتنے ممبران ہیں، میں ان کی بہت عزت کرتی ہوں اور یہ پوائنٹ آف آرڈر پہ میں یہ کہنا چاہ رہی ہوں کہ پاکستان میں خواتین کی تعداد تقریباً باون (52) فیصد خواتین کی تعداد ہے-----

جناب سپیکر: دیکھئے آپ-----

محترمہ ساجدہ حنیف: پاکستان کی آبادی کا نصف حصہ ہیں خواتین-----

جناب سپیکر: وہ نہیں، میری بات سنیں۔

محترمہ ساجدہ حنیف: اگر پاکستان کی خواتین کو، پاکستان کی خواتین کو-----

جناب سپیکر: میری بات سنیں ساجدہ بی بی، ساجدہ بی بی، ساجدہ بی بی، آپ نے ملیحہ علی اصغر کی ایڈ جرنمنٹ موشن پیش کرنا تھی، جی، پوائنٹ آف آرڈر میں دیتا ہوں لیکن پہلے یہ چیز تو کریں ناں، جو انہوں نے کہا کہ ساجدہ حنیف پیش کرے گی، یہ نہیں ہے، ملیحہ کی تو Deferred، جی ساجدہ حنیف صاحبہ۔

محترمہ ساجدہ حنیف: ان کی جگہ نہیں بول رہی ہوں، میں اپنا پوائنٹ آف آرڈر، دیکھیں جی، پاکستان کی آدھی آبادی کو، پاکستان کی آدھی آبادی کو پاکستان کی سیاست سے خارج کر دینا کوئی اچھی روایت نہیں ہے، آدھی آبادی کی حوصلہ شکنی کرنا-----

جناب سپیکر: دیکھیں، ایک دوسرے کی بات تو سنیں، پلیز۔

محترمہ ساجدہ حنیف: آدھی آبادی کو پاکستان کی سرگرمیوں سے ہٹا کر-----

جناب سپیکر: ایک دوسرے کی بات تو سنیں۔

محترمہ ساجدہ حنیف: یہ اچھی بات نہیں ہے، میں اتنی بڑی آبادی کے بارے میں جناب مولانا فضل الرحمان صاحب نے جو الفاظ ادا کئے ہیں، اسے Condemn کرتی ہوں، ہم سب خواتین کی برداشت سے باہر ہے، (تالیاں) پہلے انہوں نے اس سے پہلے بھی انہوں نے کہا تھا کہ خواتین یہ جو تتلیاں ہیں، تتلیوں کے لئے ہم زمین اتنی گرم کر دیں گے کہ ان کی برداشت سے باہر ہو جائے گا، حالیہ بیان میں انہوں نے دو باتیں کی ہیں، پہلی بات یہ کہ ہمارے چیئرمین کے بارے میں انہوں نے کہا ہے کہ نوجوان لڑکیاں کہتی ہیں کہ میرا جی چاہتا ہے کہ کب وہ میرے بیڈ روم میں آئیں گے۔ دوسری بات، دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہماری ماؤں کے ساتھ بھی اگر یہ کچھ کریں تو تب بھی ہم ان کا ساتھ نہیں چھوڑیں گے۔ میں نے اس میں وہ لفظ حذف کر دیا ہے جو انہوں نے Actually بیان کیا تھا، پاکستان کی تمام خواتین کی طرف سے میں اس رویہ کو Condemn کرتی ہوں، مولانا صاحب ہمارے لئے قابل احترام ہیں لیکن اگر وہ تمام حدود احترام کی پھلانگتے ہیں تو مجھے بہت افسوس ہوتا ہے اس بات پہ، ان کو معذرت کرنی چاہیئے، میں سمجھتی ہوں۔

(اس مرحلہ پر حزب اقتدار کی خواتین اراکین واک آؤٹ کر گئیں)

جناب سپیکر: تھینک یو، تھینک یو، پلیز تشریف رکھیں ناں، جا کدھر رہی ہیں؟ ابھی بزنس رہتا ہے، اپوزیشن، پلیز تشریف رکھیں، پلیز، پلیز تشریف رکھیں، ان کا پوائنٹ آف آرڈر تھا، وہ ہو گیا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر تھا ان کا، ہو گیا، تشریف رکھیں، پوائنٹ آف آرڈر ہو گیا ناں، ریزولیوشن تو نہیں ہے، پوائنٹ آف آرڈر ہے No resolution، پوائنٹ آف آرڈر تھا، پوائنٹ آف آرڈر تھا، پوائنٹ آف آرڈر تھا، بابک صاحب، بابک صاحب، پوائنٹ آف آرڈر تھا It was not resolution ریزولیوشن نہیں تھی، پوائنٹ آف آرڈر تھا، تشریف رکھیں، تشریف رکھیں، چلیں جی اکبر ایوب، اکبر ایوب خان، اپنی ریزولیوشن پیش کریں، آپ تشریف رکھیں، دے دیتا ہوں، وہ بات ختم ہو گئی ہے، میرے خیال میں اس کو نہ چھیڑیں۔ جی بابک صاحب، بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: آدھا منٹ، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر۔
جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وثقافت): ان کو دے دو۔
جناب سردار حسین: میں آدھا منٹ، آدھا منٹ میں کرتا ہوں۔
جناب سپیکر: چلیں بابک صاحب کے بعد، بابک صاحب کے بعد آپ بات کر لیں، بابک صاحب نے آدھا منٹ مانگا ہے، اس کے بعد آپ لے لیں۔
جناب سردار حسین: جناب سپیکر، جناب سپیکر، نہیں نہیں، ایک منٹ میرے بھائی، ایک منٹ، آپ کے اچھے جذبات کا میں احترام کرونگا لیکن میں ایک میسج میں، وہ کیوں وقت ضائع کر رہے ہو یار، جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر اراکین اسمبلی بات کرنے کے لئے کھڑے ہو گئے)

ایک آواز: وو وو خبره کوه۔
جناب سردار حسین: جناب سپیکر، جناب سپیکر، جناب سپیکر کښېنه مړه، اوس بیا، اوس ماته ترے مسئله جوړوے نو جناب سپیکر، جناب سپیکر، آپ، جناب سپیکر، آپ کو جی۔
جناب سپیکر: House in order, please نلوٹھا صاحب، تشریف رکھیں ناں، House in order, please فیصل تشریف رکھیں، پلیز۔
جناب سردار حسین: جناب سپیکر، جناب سپیکر، یہ اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے، پختونخوا اسلامی جمہوریہ پاکستان کا ایک Federating unit ہے، مجھے مجھے، اگر کوئی ادھر اسمبلی کا ممبر ہے۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب، جو خواتین واک آؤٹ کر کے گئی ہیں، ان کو آپ واپس لائیں جی۔
جناب سردار حسین: جناب سپیکر، جناب سپیکر، یہ اس ملک کو بھی آئین پہ چلنا چاہیئے اور اسی اسمبلی کو بھی آئین پہ چلنا چاہیئے، ساری دنیا ہمیں دیکھ رہی ہے، دیکھیں مجھے موت کی دھمکی مل رہی ہے لیکن آپ کو اتنی توفیق نہیں ہو رہی ہے کہ آپ مجھے دس منٹ سن لیں، میں یہ بھی دیکھ رہا ہوں کہ آپ Custodian of the House ہیں لیکن آپ آئین کی Violation کر رہے ہو، آئین کے آرٹیکل، ہاں Oath پہ میں آتا ہوں، جو ایک آئینی تقاضا ہے، ہم دیکھ رہے ہیں، سپیکر کو Constitutionally اپنی پارٹی کے اجلاس میں نہیں جانا چاہیئے، پبلک کو Politically address نہیں کرنا چاہیئے لیکن ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ آپ

اسلام آباد میں، جب عمران خان کے اقتدار کے لئے دھاوا بولنے کے لئے جمگھٹے جا رہے ہیں، آپ لوگوں کو اکٹھے کر رہے ہیں کہ اتنی گاڑی، آپ اگر مجھے ٹائم نہیں دیں گے تو میں آج ایک ضروری بات پہ آتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: بابک صاحب، میری ایک عرض سن لیں، ایک عرض سن لیں۔

<u>جناب سردار حسین</u>: آپ ہمیں بتائیں ناں، جب میں ختم کر دوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: میں جب ہاؤس میں ہوں تو یہاں میری کوئی اور پوزیشن ہے، ہاؤس سے باہر میری اپنی مرضی ہے، اب آپ کی اپنی۔۔۔۔

<u>جناب سردار حسین</u>: آپ باہر بھی سپیکر ہو، آپ آئین میں بتاؤ۔

(اس موقع پر جناب ہمایون خان بات کرنا چاہ رہے تھے، مگر سپیکر صاحب نے اجازت نہیں دی)

<u>جناب سردار حسین</u>: سپیکر صاحب، ٹائم میں نہیں دیتا ہوں، وہ دیتا ہے، اس نے مجھے فلور دیا ہے، میں بتانا چاہتا ہوں، میں آج بتانا چاہتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: ان کے بعد آپ بات کر لینا، بابک صاحب کے بعد آپ بات کر لیں، بابک صاحب کے بعد آپ کر لیں، After بابک صاحب آپ کر لینا، ابھی فلور ان کے پاس ہے، اس کے بعد آپ لے لیں۔ جی بابک صاحب۔

<u>جناب سردار حسین</u>: جناب سپیکر، مجھے خود بھی نہیں اچھا لگتا کہ ہم تیز الفاظ میں اور تیز انداز میں بات کر لیں لیکن آپ لوگوں نے ہمیں مجبور کیا، مجبور، ھاں په تيزه ئے وايه چې زه ئے اورم۔

<u>ایک اواز</u>: وايه كنه۔

<u>جناب سردار حسین</u>: وايم چې په تيزه وايه زه ئے اورم۔ جناب سپیکر، آپ لوگ ہمیں مجبور کر رہے ہو، مجبور کر رہے ہو، آپ اسی Oath کی خلاف ورزی کر رہے ہو، آپ نے ایک انتہائی اہم نکتے کو چھوڑ کر Political scoring کے لئے وہاں پہ اجازت دے دی Political scoring کے لئے، ہاں ان کا حق ہے، میرا بھی اگر حق ہے کہ آپ میری ریکویسٹ پہ Rule relax کر لیں، اس کا بھی حق ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ ریزولیوشن نہیں تھی، یہ پوائنٹ آف آرڈر تھا، جیسے یہاں سے آپ لے لیتے ہیں وہاں سے انہوں نے لے لیا۔

جناب سردار حسین: تو آپ مجھے Complete کرنے دو گے تو آپ کو سمجھ آ جائے گی نا، لیکن بد قسمتی یہ ہے کہ آپ کا تعلق بھی اس انتشار والی پارٹی سے ہے، یہ تو ہماری بد قسمتی ہے، ورنہ میں تو اس اسمبلی میں پچھلے تین Tenure سے موجود ہوں، اسمبلی کا ریکارڈ آپ اٹھائیں، ہم کبھی جذباتی نہیں ہوتے ہیں۔

جناب کامران خان بنگش (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): جناب سپیکر!

جناب سردار حسین: آپ اس کے * + ہو، آپ اس کے * + ہو، آپ اس کے ہو، آپ * + ہو اس کے، آپ قانون پڑھو۔

جناب سپیکر: یہ الفاظ میں Expunge کرتا ہوں، یہ الفاظ Expunge کرتا ہوں، کوئی یار یہ۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: سیاست سمجھو، ادب سے بات کرنا، آرام سے بیٹھو، میں آپ سے بات کر رہا ہوں؟۔۔۔۔

(شور)

جناب سردار حسین: میں آپ سے بات نہیں کر رہا ہوں۔۔۔۔

(شور)

جناب سردار حسین: سمجھنے کی کوشش کرو۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی لیاقت، لیاقت۔

(شور)

جناب سردار حسین: سمجھنے کی کوشش کرو۔

(شور)

جناب سردار حسین: سمجھنے کی کوشش کرو۔

(شور)

جناب سپیکر: جی لیاقت۔

(شور)

جناب سردار حسین: آرام سے بیٹھو۔

---

* بحکم سپیکر حذف کیے گئے۔

(شور)

Mr. Speaker: Order in the House; order in the House.

جناب سردار حسین: ان کو سمجھاؤ۔

(شور)

Mr. Speaker: Order in the House.

جناب سردار حسین: سمجھاؤان کو۔

(شور)

Mr. Speaker: Order in the House.

جناب سردار حسین: یہ آپ کے وکیل ہیں۔

(شور)

Mr. Speaker: Order in the House.

جناب سردار حسین: یہ آپ کے وکیل ہیں۔

(شور)

Mr. Speaker: Order in the House.

جناب سردار حسین: یہ وکیل ہیں آپ کے۔

(شور)

ایک آواز: دا اوتړئ، دا اوتړئ، دا اوتړئ۔

(شور)

جناب سردار حسین: میں ہوں،آپ وکیل ہو۔

ایک آواز: تمیز سے بات کرو۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر۔

(شور)

جناب سپیکر: جی بابک صاحب، نثار خان، تشریف رکھیں، نثار خان صاحب۔

جناب سردار حسین: کښېنه کښېنه۔

جناب سپیکر: نثار خان،پلیز تشریف رکھیں۔

(شور)

جناب سردار حسین: کښېنه، کښېنه کښېنه۔

جناب سپیکر: نثار خان مہمند، پلیز تشریف رکھیں۔

(شور)

جناب سردار حسین: نثاره! کښېنه کښېنه۔

جناب سپیکر: نثار خان، اپنی نشست پہ جائیں، اپنی نشست پہ جائیں، پلیز پلیز۔

جناب سردار حسین: یا هلکه! پته به اولګی۔

Mr. Speaker: Order in the House, please.

جناب سردار حسین: دا داسې نه ده۔

Mr. Speaker: Order in the house, please.

جناب سردار حسین: دا به پته اولګی اوس، مونږ تیار راغلی یو اوس۔

جناب سپیکر: جی لیاقت۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وثقافت): غله۔

جناب سردار حسین: یا هلکه!۔۔۔

جناب سپیکر: کامران۔

(شور)

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب۔۔۔۔

وزیر محنت وثقافت: غلو۔

(شور)

جناب سردار حسین: او ئے نیسه کنه۔۔۔۔

وزیر محنت وثقافت: غله۔

(شور)

جناب سردار حسین: ستا حکومت نه دے۔۔۔۔

وزیر محنت وثقافت: غله۔

(شور)

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till tomorrow, 2.00 pm, afternoon, Tuesday, 6th December, 2022.

(اجلاس بروز منگل06دسمبر2022ء بعداز دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا)